سیرت ازواج مطہرات پر منتخب کتب سیرت: تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

The Introductory Study of Selected Seerah Books written on Honorable Wives of Muhammad (SAW,) A Comparative Analysis

1-Aqsa	2- Aqeel AHMED
Ph.D Research Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center University of Punjab, Lahore	Ph.D Research Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center University of Punjab, Lahore
Email: aqsatariq44@gmail.com	Email: aqeel3366@gmail.com

To cite this article:

Aqsa , Aqeel Ahmed , July – December (2020). urdu

سیرت ازواج مطہرات پر منتخب کتب سیرت: تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

The Introductory Study of Selected Seerah Books written on Honorable Wives of Muhammad (SAW,) A Comparative Analysis

Albahis: Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 1–13. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

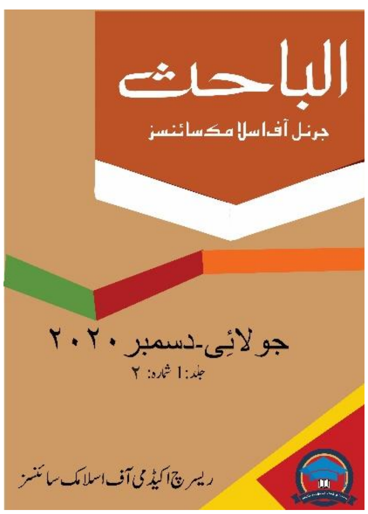

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

سیرت ازواج مطہرات پر منتخب کتب سیرت: تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

The Introductory Study of Selected Seerah Books written on Honorable Wives of Muhammad (SAW,) A Comparative Analysis

اقصیٰ

عقیل احمد

Abstract

This is a short account of the wives of Muhammad (PBUH), meant to shed light on the individual personalities of the eleven wives and the circumstances of the various marriages. The wisdom behind Muhammad's (PBUH) polygamy explained in this account. Mother of the Believers" is a term by which each of Muhammad's wives came to be prefixed over time. It is derived from the *Quran* (33:6): "The Prophet is closer to the believers than their selves, and his wives are (as) their mothers" is applied to all of the wives. Muslims often use the term "Mothers of the Believers" prominently before or after referring to them as a sign of respect. In Arabian culture, marriage was contracted in accordance with the larger needs of the tribe and was based on the need to form alliances within the tribe and with other tribes. Virginity at the time of marriage was emphasizing as a tribal honor. In this article, we discussed the biographies of the Mothers of the Believers. Furthermore, we selected 12 books that have been written in the form of biographies and then we compared these books based on supremacy and many other characteristics. Allah wanted them to be a living example of faith, piety, knowledge, wisdom, and noble morals and indeed, they truly were. Furthermore, owing to their intimate association with the Prophet’s and his teaching, what they had witnessed of his refined manners, they became examples for all other women in piety and in the commendable treatment of the husband. Allah favored them by glorifying them in His Qur'an. That is and will always be living in the hearts and the minds of the Muslims.

Keywords: Wives of Muhammad (SAW), Seerah Books, Comparison, Polygamy, Biography, Supremacy

کلیدی الفاظ : بیویاں محمد ﷺ ، سیرت کتب، موازنہ، کثیر ازدواج ، سیرت ، بالادستی

تمہید : اُمہات المؤمنینؓ وہ ہستیاں ہیں جن کے قدم سے اسلام کی روشنی پھیلی، اسلامی عظمت کو چار چاند لگے، ان کی قوت ایمانی سے اسلام کو تقویت میسر آئی، اسلامی اخلاقیات کی اشاعت ہوئی اور اسلامی بنیادیں راسخ ہوئیں۔ بلاشبہ یہ ہستیاں اسلام کے روشن و درخشاں دور میں شرف آزادی، عزت اور بزرگی کا مرکز و محور تصور کی جاتی ہیں۔ تمام کتب سیرت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سیرت نگاروں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت و کردار کو ہر پہلو سے اجاگر کر سکیں مگر حقیقت تو یہ ہے کہ کسی بھی ہستی کو الفاظ میں بیان کرنے والا اپنی علمی و قلمی صلاحیتوں کا اظہار تو کر سکتا ہے لیکن شخصیت کا مکمل پرتو سامنے لانے سے

قاصر رہتا ہے۔اس حوالے سے دیکھا جائے توأمہات المؤمنینؓ وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جن کی سیرت طیبہ اور فضائل و مناقب کو الفاظ کا پیرہن پہنا کر ان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے توسب اپنی جگہ پے اہم ہیں اور ہر لکھنے والے نے اپنے طور پر جو عنوان لیا اس کو پوری کوشش اور لگن کے ساتھ لکھا ہے۔اُمہات المؤمنینؓ میں مختلف طبقات، قبائل، ماحول اور مختلف طبیعتوں اور عمروں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا نتیجہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے اُمت کے مختلف طبقات کو زندگی کی تاریک راہوں میں علم و عمل کی روشنی دکھائی ہے۔ بہر حال ان کتب کے مطالعے سے بہت سے مثالی نمونے ہمارے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتے ہیں۔ مثلاً حضرت خدیجہؓ کی زندگی کو دیکھیں تو ایک طرف سرمایہ دار خواتین کے لیے نمونہ ہیں تو دوسری طرف شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کی بہترین مثال ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حیات طیبہ جہاں علم و فضل کی طالبات کے لیے مینارہ نور ہے وہیں ایک کامیاب ازدواجی زندگی کے سفر کے لیے بھی مشعل راہ ہے۔ رئیس زادیوں کے لیے حضرت صفیہؓ کا نمونہ موجود ہے الغرض تمام ازواج مطہراتؓ گلشن رسالت ﷺ کا ایک خوبصورت پھول ہے۔ان میں سے ہر ایک کی زندگی اُمت کی ماؤں اور بہنوں کے لیے نمونہ ہے اور یقیناً اس روئے زمین پر ان سے بہتر کوئی نمونہ نہیں۔ذیل میں چند کتب سیرت کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے کچھ مصنفین نے کتاب کو مختصر مگر جامع انداز میں لکھا ہے کچھ نے سیرت کے چند پہلوؤں کو اپنا موضوع بحث بنایا اور کچھ نے صرف ابتدائی حالات پر مشتمل واقعات کو بیان کیا ہے۔ لہذا تحقیقی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے کچھ مصنفین نے اصل مآخذ کے ساتھ ثانوی ماخذ کو بھی مد نظر رکھا ہے۔اس آرٹیکل میں درج ذیل مقصد تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے "امہات المومنین کی سیرت کے تعارف واہمیت کو اجاگر کروانا تاکہ نئی نسل ازواج مطہرات کی سیرت طیبہ کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل مرتب کر سکے" ازواج مطہرات کی سیرت سے متعلقہ بارہ منتخب کتب کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے ان کتب کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

کتب کا تعارف:

اُمہات المؤمنینؓ وہ ہستیاں ہیں جن کے قدم سے اسلام کی روشنی پھیلی، اسلامی عظمت کو چار چاند لگے، ان کی قوت ایمانی سے اسلام کو تقویت میسر آئی، اسلامی اخلاقیات کی اشاعت ہوئی اور اسلامی بنیادیں راسخ ہوئیں۔ بلاشبہ یہ ہستیاں اسلام کے روشن و درخشاں دور میں شرف آزادی، عزت اور بزرگی کا مرکز و محور تصور کی جاتی ہیں۔اس آرٹیکل میں اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت کے حوالے سے لکھی گئی کتب کا تعارف، مقصد تالیف، مضامین، جائزہ اور تقابل پیش کیا گیا ہے۔ یہ تمام تذکرے جوش وعقیدت میں لکھی گئی سوانح عمری نہیں، کسی فنکار کی افسانہ نگاری نہیں بلکہ تاریخ اسلام کی لازوال حقیقت اور ان مٹ نقوش ہیں۔ یہ نقوش صدق و اخلاق، امانت و دیانت، طہارت و پاکیزگی، استقامت اور ایثار و قربانی کے بے مثل اور بے نظیر نمونے ہیں۔ازواجِ مطہراتؓ [1]: یہ کتاب فرزانہ احسن نے لکھی ہے اس کتاب میں مختصر پیرائے میں ازواج مطہرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ازواج النبی ﷺ [2]: زیر نظر کتاب میں مؤلف نے تمام ازواج و مطہراتؓ کا پہلے حسب و نسب نکاح اول اور پھر نبی کریم ﷺ سے نکاح کا ذکر کیا ہے اسکے بعد عام حالات و واقعات اور وفات کا ذکر پھر فضائل و مناقب سب بڑے عمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ سیرت اُمہات المؤمنینؓ [3]: اس کتاب میں مصنف نے اُمہات المؤمنینؓ کی زندگیوں کے تمام پہلوؤں کو کتاب کی زینت بنانے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً تقویٰ

---

[1]۔ فرزانہ احسن، ازواج مطہرات، (لاہور: دار اشاعت: ادارہ بتول، س۔ن) ص ۱۲۶

[2]۔ محمد سردار خان نشاط، ازواج النبی، (امرتسر: مکتبہ: بازار الیکٹرک پریس، س۔ن) ص ۱۱۹

[3]۔ محمد اسحاق بھٹی، سیرت امہات المومنین، (مئوناتھ بھنجن یوپی، ناشر: مکتبہ الفہیم، ۲۰۱۱ء) ص ۶۵

،پرہیز گاری، صبر و استقلال اور بہادری وغیرہ۔ یہ ان ہستیوں کی سیرت کے واقعات ہیں جنہوں نے دین کے جملہ احکام کو واضح کیا ہے۔ازواج محمد ﷺ یعنی مسلمانوں کی مائیں [4] :آغاز کتاب میں اسلام سے پہلے عرب تمدن یعنی ان کے اخلاقی، مذہبی و سیاسی اور معاشرتی حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کے بعد آپ ﷺ کے نسب نامہ، آباؤ اجداد اور آپ ﷺ کی پیدائش، نکاح اول اور تمام حیات مبارکہ کے واقعات کا ذکر ہے۔ازواج مطہراتؓ(حیات و خدمات) [5] : یہ کتاب دراصل اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت سوانح کا مختصر جائزہ ہے جس میں مصنف نے اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت و کردار حیات و خدمات کے تمام پہلوؤں کا اختصار اور جامعیت کے ساتھ احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ازواج مطہراتؓ [6] :زیر نظر کتاب کا مقدمہ خاصا طویل ہے جس میں مصنف نے ازواج النبی ﷺ کی عظمت و بزرگی بیان کی ہے اور ان کے متعلق واقعہ تحریم، ایلا اور تخییر کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔اس کے علاوہ آپ ﷺ کی کثرت ازواج کا ذکر مع حکمتوں کے بیان کیا ہے۔

ازواج مطہراتؓ کے دلچسپ واقعات [7] :زیر نظر کتاب میں ازواج مطہراتؓ کے بارے میں سیرت اور تاریخ سے چنے ہوئے انتہائی سبق آموز اور دلچسپ واقعات موجود ہیں۔ مصنف نے خوبصورت انداز میں اُمہات المؤمنینؓ کے نقوش زندگی کو ترتیب دیا ہے۔ جس میں سب سے پہلے ہر ازواج مطہراتؓ کا سوانحی خاکہ ترتیب دیا ہے جس سے ان کی زندگی کے تاریخی پہلو مختصر اسامنے آجاتے ہیں۔ فضائل اُمہات المؤمنینؓ کا تذکرہ عنبرین [8] :چند صفحات پر مشتمل اس کتاب میں اُمہات المؤمنینؓ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے پھر قرآن کریم اور احادیث کی رو سے ان کے فضائل ذکر کئے گئے ہیں۔ تعدد ازوج کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔اُمہات المؤمنینؓ [9] :کتاب کے شروع میں، پیش آہنگ، مصنف نے بڑی تفصیل کے ساتھ ازواج مطہراتؓ کی تعداد قریشی اور غیر قریشی ازواج مطہرات، نکاحوں کی ترتیب، حق مہر کی تعداد ،ازواج مطہرات کا نفقہ اور حضور ﷺ کا اپنی ازواج کے ساتھ حسن سلوک بڑی تفصیل کیساتھ بیان کیا ہے۔ نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہراتؓ کی سیرت کو احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اُمہات المؤمنینؓ [10] :زیر نظر کتاب میں مصنف نے اسلامی تاریخ کی وہ خواتین جنہوں نے اپنی زندگیوں کو دنیا کی رنگینیوں سے دور رکھا اور راتوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے عبادت، مناجات اور استغفار میں مصروف رہیں۔اُمت مسلمہ کی مائیں [11] :اس کتاب میں خصوصیت کے ساتھ ازواج مطہراتؓ کے ایسے حالات لکھے گئے ہیں جن کی اتباع کرنا ہر مسلم عورت کے لئے ضروری ہے۔اُمت کی مائیں [12] :زیر نظر کتاب میں مصنف نے اُمہات المؤمنینؓ

---

[4]۔رازق الخیری،ازواج محمد ﷺ یعنی مسلمانوں کی مائیں،(کراچی: ناشر: عظمت بک ڈپو، ۱۹۶۳ء)ص ۵۰۰

[5]۔حقانی میاں قادری،ازواج مطہراتؓ(حیات و خدمات)،(کراچی: ناشر: دارالاشاعت،۱۹۹۸ء)ص ۲۲۳

[6]۔افروغ حسن،ازواج مطہراتؓ،(دارالاشاعت: 1992ء، جلد کتاب: 2عدد)

[7]۔محمد خرم یوسف،ازواج مطہراتؓ کے دلچسپ واقعات،(لاہور: ناشر: بیت العلوم،۲۰۰۱ء)،ص ۱۵۳

[8]۔عبدالحمید اطہر، فضائل اُمہات المؤمنینؓ کا تذکرہ عنبرین،(ناشر: مرکز الدراسات والبحوث مبرتہ الآل والاصحاب، س ن)ص ۵۹

[9]۔محمود احمد ظفر،اُمہات المؤمنینؓ،(لاہور: مکتبہ: تخلیقات،۱۹۹۸ء)ص ۳۰۴

[10]۔خالد پرویز،اُمہات المؤمنینؓ،(لاہور: ناشر: حق پبلی کیشنز،۲۰۰۲ء)ص ۳۲۰

[11]۔محمد عاشق الٰہی،اُمت مسلمہ کی مائیں(کراچی: مکتبہ: دارالعلوم، کراچی، ۱۹۸۴ء)ص ۱۷۴

[12]۔علی اصغر چودھری،اُمت کی مائیں،(لاہور: ناشر: اسلامی پبلی کیشنز،۱۹۹۹ء)ص ۲۲۱

کا تفصیلی ذکر کرنے سے پہلے ان کی امتیازی شان، ان کی گھریلو زندگی کے معمولات، نان و نفقہ، تعدد ازواج، اُمہات المؤمنینؓ سے نکاح کرنے کی غرض، ان کے حجرات، ان کے متعلق معاشرتی قوانین، ان کے لئے خصوصی احکام، واقعہ تحریم، ایلا، تخییر وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔

کتب کا مقصد تالیف:

فرزانہ احسن کی اس کتاب کی تالیف کا مقصد قوم کی بچیوں کے سامنے آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کی مثالی زندگی کا نمونہ پیش کرنا ہے تاکہ وہ بھی خود کو اسی روپ میں ڈھال سکیں۔ عورتوں کی رہنمائی کے لیے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ کی سیرت کو حکیم محمد خان نشاط ایک مشعل راہ کے طور پر لکھتے ہیں تاکہ وہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کی نیک سیرت سے ہدایت حاصل کریں اور ان کے اسوہ کو اپنا شعار بنائیں۔ سیرت امہات المومنین کی وجہ تالیفمیں مصنف نے اُمہات المؤمنینؓ کی فضیلت کو اس طرح بیان کیا ہے کہ "ان کا گھر وحی الٰہی اور حکمت ربانی کا گہوارہ تھا۔ یہ عورتوں کو تعلیم دیتی تھیں ان کے معروضات و مسائل کو خدمت نبوی ﷺ میں پہنچاتی تھیں پھر جواب سمجھاتی تھیں۔ اندرون خانہ ہونے والے افعال و اقوال اور عبادات اُمت کو پہنچاتی تھیں اور علمی مشکلات میں رہنمائی کرتی تھیں۔ اس قدر فضائل رکھنے والی خواتین اور تمام مومنین کی ماؤں کے حالات اور ان کے کمالات سے واقف ہونا ضروری ہے۔[13] کتاب کے دیباچہ "ازواج محمد ﷺ یعنی مسلمانوں کی مائیں" میں مصنف نے وجہ تالیف یوں بیان کی ہے کہ ہم یہ کتاب اس غرض سے لکھ رہے ہیں کہ "پیغمبر اسلام کی ازواج مطہراتؓ کے حالات زندگی تاریخی حیثیت سے پیش کئے جائیں اور رسول اللہ ﷺ کے نکاحوں پر غیر مسلم مورخین نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کو واقعات کی روشنی میں دیکھیں۔"[14] مؤلف نے ۱۹۸۶ء میں اردو ڈائجسٹ میں اُم المؤمنین سیدہ خدیجہؓ، سیدہ اُم سلمہؓ اور سیدہ عائشہؓ کے بارے میں مضامین لکھے جن کو قارئین نے بہت پسند کیا۔ یہ کتاب "ازواج مطہرات" کی وجہ تالیف بھی انہی شائقین علم کے اصرار پر مؤلف نے اُمہاتؓ المؤمنینؓ کے حالات و واقعات اسی انداز میں قلم بند کر کے کتابی صورت میں شائع کئے۔ پہلی جلد میں پانچ ابواب ہیں جبکہ دوسری جلد سات ابواب پر مشتمل ہے۔ "ازواج مطہراتؓ کے دلچسپ واقعات" میں مؤلف نے کتاب کو پیش کرنے کا مقصد یہ بیان کیا ہے کہ مسلمان عورتیں اور مسلمان بچیاں اپنی زندگی گزارنے میں ان مطہر خواتین کی زندگی کو نمونہ بنائیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی زوجیت کے لئے چنا تھا اور جنہوں نے نبوت کے گھرانے میں رہ کر اپنی زندگی دین سیکھنے سکھانے اور مولائے حقیقی سے لو لگانے اور اپنے دلوں میں آخرت کی فکر بسانے کے لئے وقف کر دی تھی۔[15]

مصنف کے الفاظ میں اس کتاب "فضائل اُمہات المؤمنینؓ کا تذکرہ عنبرین" کی مقصد تالیف کچھ یوں سمجھ میں آتی ہے کہ " ہماری بچیوں اور بیویوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان فضائل کو سیکھیں، عام کریں اور ان سے اپنے گھروں کو آراستہ کریں، تاکہ وہ اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ بن جائیں، اس طرح ہم اُمہات المؤمنینؓ کے حقوق یعنی ان کی تعزیم اور تکریم کی تھوڑی حفاظت کرنے والے بن جائیں گے۔ رسول ﷺ کا اکرام کرنا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی بیویوں کا اکرام کیا جائے۔"[16] اس کتاب یعنی "امہات المومنین" کو پڑھنے کے بعد اس کو مرتب کرنے کے پیچھے مصنف کا جو مقصد سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ چونکہ

13۔ محمد اسحاق بھٹی، سیرت اُمہات المؤمنین، (منٹو ناتھ بھنجن یوپی، مکتبہ الفہیم، ۲۰۱۱ء) ص ۵،۶

14۔ رازق الخیری، علامہ، ازواج محمد ﷺ یعنی مسلمانوں کی مائیں، (کراچی، عظمت بک ڈپو، ۱۹۶۳ء) ص ۳۰

15۔ خرم یوسف، محمد، ازواج مطہراتؓ کے دلچسپ واقعات، (لاہور، بیت العلوم، ۲۰۰۱ء) ص ۷

16۔ عبدالحمید اطہر، فضائل اُمہات المؤمنینؓ کا تذکرہ عنبرین، (مرکز الدراسات والبحوث مبرتہ الآل والاصحاب، س۔ن) ص ۵۳

پوری انسانیت کے لیے اسوہ حسنہ کا مکمل نمونہ ہیں اور ان کی ازواج امت کی مائیں اور انکا ہر عمل صالح اور قابل حجت ہے۔اس لیے نبی ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کی نیک سیرت بھی پوری دنیا کے لیے ہدایت اور عمل کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں کو ان کی سیرت سے صحیح طور پر روشناس کرایا جائے تا کہ آج کی عورت بھی ان کی صالح پاکیزہ صفات کو اپنا سکیں ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ کی تعداد ازواج کی مصلحتوں اور ان پر کیے گئے اعتراضات کا رد کیا جائے۔ مصنف کا اس کتاب "امہات المومنین" کو مرتب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ان جلیل القدر ہستیوں کی قابل رشک زندگی کے حیرت انگیز واقعات پیش کئے جائیں۔ جس کو پڑھ کر پتہ چلے کہ انہوں نے کیسے حدود و قیود اور اصول وضوابط کو مد نظر رکھ کر اپنی زندگیاں گزاریں ہیں اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوئی ہیں۔ موصوف کا کتاب "امت مسلمہ کی مائیں" لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان عورتیں اور مسلم بچیاں اپنی زندگی گزارنے میں ان مطہر بیبیوں کی زندگی کو نمونہ بنائیں ۔جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس پیغمبر ﷺ کی زوجیت کے لئے چنا تھا اور جنہوں نے نبوت کے گھرانے میں رہ کر اپنی زندگی دین سیکھنے سکھانے اور مولائے حقیقی سے لو لگانے اور اپنی دلوں میں آخرت کی فکر بسانے کے لئے وقف کر دی تھی۔[17] زیر نظر کتاب "امت کی مائیں" کے مقصد تالیف کو حرف اول میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ ''حضور ﷺ کی ازواج مطہراتؓ رہتی دنیا تک نمونہ تقلید ہیں۔ لہذا ان کی زندگیوں کے متعلق جاننا ضروری ہے تا کہ ہمارے گھروں میں بھی ان کی پر چھائیں نظر آئیں۔ کیونکہ اگر مرد و عورت کے تعلقات درست رہیں تو انسانی تمدن درست رہے گا۔ معاشرہ میں حسن، جاذبیت اور مسرت کا دور دورہ ہو گا اور ہر گھر جنت ارضی بن جائے گا۔[18]

منتخب کتب کے مضامین:

حضرت خدیجہؓ کے تذکرہ سے کتاب کا آغاز کیا گیا۔ ابتدائی حالات، شادی، سیرت و کردار، اولاد کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے ان کے بعد حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ کا ذکر ہے بالخصوص واقعہ تخییر، واقعہ ایلاء اور واقعہ افک کا ذکر ہے۔اس کے بعد حضرت زینب بنت خزیمہؓ، حضرت اُم سلمیٰؓ، ان کا علمی مقام و مرتبہ ، فقاہت اور عقلمندی وغیرہ پر بحث ہے۔ حضرت زینب بنت جحشؓ کے تذکرے میں متبنہ کے سلسلے میں اسلام کے اصول و قواعد کا بھی ذکر ہے۔ جس کے بارے میں مؤلفہ فرماتی ہیں کہ اس سارے واقعے میں ایک مسلم معاشرے کے مرد وزن کے لئے اتنی بڑی رہنمائی ہے کہ جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔[19] حضرت زینب بنت جحشؓ ہی کے تذکرے میں استیذان کے حکم پر بھی بحث کی گئی ہے ان کے بعد حضرت جویریہؓ بنت حارث، حضرت اُم حبیبہؓ کا تفصیلاً تذکرہ کرنے کے بعد حضرت میمونہؓ کا ذکر ہے حضرت ریحانہؓ کے بارے میں چند مؤرخین نے لکھا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی بیوی تھیں لیکن یہ روایات ضعیف ہیں۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کا ذکر بھی موجود ہے۔ [20] مصنف نے سب سے پہلے امہات المومنین کی سیرت کو سب سے پہلے بیان کیا ہے مثال کے طور پر حضرت سودہؓ کا پہلے حسب و نسب، نکاح اول، قبولیت اسلام، ہجرت حبشہ، نبی کریم ﷺ سے نکاح اور حالات و واقعات کا مختصر سا تذکرہ، پھر آخر میں ان کی وفات کا بیان ہے۔ازواج مطہراتؓ کی زندگیوں کے اگرچہ کم

---

[17]۔ محمد عاشق الٰہی، اُمت مسلمہ کی مائیں، ص ۱۱

[18]۔ علی اصغر چودھری، اُمت کی مائیں، ص ۵

[19]۔ فرزانہ احسن، ازواج مطہراتؓ، : ص ۴۹

[20]۔ ایضاً، ص ۴۳

مگر اہم واقعات کو نقل کیا گیا ہے۔[21] حضرت عائشہؓ کے تذکرے میں جب حضرت خولہؓ نبی کریم ﷺ کی شادی کے سلسلے میں ان کے گھر گئیں تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا اگر حضور اکرم ﷺ کی مرضی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن حضور اکرم ﷺ تو میرے بھائی ہیں اب یہاں جو لفظ بھی استعمال ہوا ہے اس کی وضاحت مصنف حاشیہ میں کرتے ہیں۔[22]

آغاز کتاب "ازواج محمد ﷺ یعنی مسلمانوں کی مائیں" کے مضامین میں اسلام سے پہلے عرب تمدن یعنی ان کے اخلاقی، مذہبی و سیاسی اور معاشرتی حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔اس کے بعد آپ ﷺ کے نسب نامہ، آباؤ اجداد اور آپ ﷺ کی پیدائش، نکاح اول اور تمام حیات مبارکہ کے واقعات کا ذکر ہے۔یعنی نکاح، غزوات، تبلیغ کے کام، فتح مکہ، حجتہ الوداع، رحلت اور سیرت و کردار کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔اس کے بعد حضرت خدیجہؓ کے ابتدائی حالات، نکاح، اولاد، نبی ﷺ معاہدہ تجارت، نکاح کا پیغام، پھر نکاح کے بعد ازدواجی زندگی، ان کی سیرت و کردار اور رحلت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ساتھ ہی ان کی اولاد کا تعارف اور حالات زندگی بھی اختصار کے ساتھ موجود ہیں۔ان کے بعد حضرت سودہؓ کی سیرت و کردار اور فضائل پر بات کی گئی ہے۔

اس کے بعد حضرت عائشہؓ کے ابتدائی حالات، نبی کریم ﷺ کی خصوصی توجہ، واقعہ افک، ان کے حجرے میں وفات نبوی ﷺ اور ان کے علمی مقام مرتبہ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ان کے بعد حضرت حفصہؓ کا ذکر خیر ہے۔اس سلسلے میں واقعہ تحریم، تخییر اور خصوصاً حفاظت تدوین قرآن میں ان کا کیا کردار تھا بیان کیا گیا ہے۔اس کے بعد حضرت زینب بنت خزیمہؓ اور حضرت اُم سلمہؓ کے ابتدائی تمام حالات و مشکلات جو ان کو ہجرت کے دوران پیش آئے اس سب کا ذکر ہے۔ان کے بعد زینب بنت جحشؓ کے ذکر میں نکاح اول طلاق کے بعد عقد نبوی ﷺ اور اس کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔اس کے بعد دیگر تمام ازواج کے حالات اور اہم واقعات بیان کے گئے ہیں۔اس سب کے بعد مسلمانوں کی ماؤں کی معاشرت بیان کی گئی ہے یعنی حضور ﷺ کی خانگی زندگی پر بحث کی گئی ہے۔ازواج النبی ﷺ کے حجروں کا خاکہ، ان کے آپس کے تعلقات، نبی ﷺ کی پیدا کردہ مساوات کا ذکر، ان کے افلاس، مہر اور اللہ تعالی نے جو قرآن میں خطاب کیا ہے اس کا ذکر موجود ہے ۔اس کے بعد مستشرقین کے اعتراضات کا رد پیش کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں مصنف نے اقوام عالم میں عورت کی حیثیت پر بحث کی ہے اور مختلف مذاہب میں بیویوں کی تعداد مثلاً ہندو دھرم، یونانی قدیم تہذیب، بنی اسرائیل میں تعدد ازواج، انبیاء کی بیویاں اور پھر عرب معاشرے میں عورت کے مقام و مرتبہ پر روشنی ڈالی ہے۔اس کے بعد اسلام میں بیوی کی کیا حیثیت ہے اس پر تبصرہ کیا ہے۔پھر بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے خاندان، صورت، دولت اور اولاد وغیرہ کے لئے شادیاں نہیں کیں بلکہ آپ ﷺ کے نکاح دینی اور سیاسی مقاصد کے تحت تھے۔اس کے بعد موصوف نے تمام ازواجؓ سے نبی کریم ﷺ کے نکاحوں کی حکمت کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

کتاب "ازواج مطہراتؓ (حیات و خدمات)" کے مضامین میں غیر مسلم حلقوں کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کا جواب موجود ہے خصوصاً تعدد ازواج کے بارے میں دلائل کے ساتھ اعتراضات کا رد پیش کیا ہے۔اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت و کردار کے ساتھ ساتھ ان کے فضائل و مناقب اور علوم نبوی ﷺ کی ترویج واشاعت میں ان کے کردار کا تذکرہ بھی ہے۔علوم نبوی ﷺ کی ترویج واشاعت میں اُمہات المؤمنینؓ کی خدمات تاریخ اسلامی کا ایک روشن باب ہیں۔اس کتاب

[21] ۔مختلف واقعات کی وضاحت اختصار کے ساتھ حاشیے میں دی گئی ہے مثال کے طور پر واقعہ افک، ایلا اور دیگر باتوں کی وضاحت حاشیے میں کی گئی ہے۔

[22] ۔کہ زمانہ جاہلیت میں عرب میں دستور تھا کہ جس طرح سگے بھائی کی لڑکی حرام ہوتی ہے اس طرح منہ بولے بھائی کی بیٹی بھی حرام سمجھی جاتی تھی اس طرح دیگر باتوں کی وضاحت حاشیے میں کی گئی ہے۔

یعنی "ازواج مطہرات" کے دو حصے ہیں اور دونوں جلدوں میں مضامین کو الگ الگ انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ جلد اول: اس کے بعد کتاب کا باقاعدہ آغاز حضرت خدیجہؓ کے ذکر سے کیا گیا ہے۔ آپؓ کے ذکر میں ان خواتین کے نام بھی لکھے گئے ہیں جو آپؓ کی تبلیغ سے اسلام لائیں۔ اس کے بعد حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ کا ذکر خیر ہے۔ حضرت عائشہؓ کی علمی و فقہی بصیرت پر بھی بات کی گئی ہے۔ ان کے بعد حضرت حفصہؓ کے ذکر میں قرآن کی محفوظیت کے سلسلے میں ان کا مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا یہ امتیاز بیان کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے خود ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی بہن میمونہؓ حرم نبوی ﷺ میں داخل ہوئیں۔ جلد دوم: اس میں سب سے پہلے حضرت اُم سلمہؓ کا ذکر ہے جس میں ان کی ہجرت حبشہ، ہجرت مدینہ اور دیگر حالات و واقعات ہیں۔ ان کے بعد حضرت زینب بنت جحشؓ کا تذکرہ ہے جس میں ان کے نکاح اول اور عقد نبوی ﷺ میں آنے کے واقعات اور حکمتیں تفصیلاً بیان کی گئی ہیں۔ ان کے بعد حضرت جویریہؓ اور حضرت اُم حبیبہؓ کا ذکر ہے۔ اسی طرح حضرت صفیہؓ کے ذکر میں بنو قینقاع بنو قریظہ اور بنو نظیر کے حالات و واقعات اور ان کا انجام وغیرہ بیان کیا گیا ہے اور آپؓ کا عقد نبوی ﷺ میں آنے کا ذکر ہے۔ آخر میں حضرت میمونہؓ کا ذکر ہے جس میں ان کے اسلام لانے کا ذکر، عمرہ قضا کی تفصیل، حجۃ الوداع، علمی مقام و مرتبہ، فہم و فراست پر بات کی گئی ہے۔ آخر میں ازواج مطہراتؓ کی بیان کردہ احادیث کا ذکر بھی موجود ہے۔

"فضائل اُمہات المؤمنینؓ کا تذکرہ عنبرین" کے مضامین میں اُمہات المؤمنینؓ کی دعوتی سرگرمیاں اور حدیث نبوی ﷺ کی روایت کے مطابق اُمہات المؤمنینؓ کی تربیت محمد ﷺ کی ذریت کا شجرہ مبارک اور ازواج مطہراتؓ کا آپ ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق واضح کرنے والا نقشہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ اُمہات المؤمنینؓ کی مرویات کا ذکر بھی کیا گیا ہے کہ کس زوجہ سے کتنی احادیث مروی ہیں اور حدیث کی کس کس کتاب میں موجود ہیں۔ اس کتاب کے مضامین "امہات المومنین" میں سیدہ خدیجہؓ کا نام، نسب، نکاح نبی ﷺ کی بعثت، شعب ابی طالب میں محصوری، وفات اور آخر میں خصائص فضائل اور ان کی اولاد کا تفصیلی ذکر ہے۔ اس طرح سودہ بنت زمعہ کا نام و نسب، حرم نبوت میں داخلہ حالات و واقعات، اولاد فضائل و شمائل اور ان کی روایات حدیث کا بیان ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا نام و نسب، پیدائش اور نکاح کے وقت عمر، نبی کریم ﷺ سے نکاح، مدینہ کی طرف ہجرت، رخصتی، تعلیم و تربیت، عائلی زندگی، واقعہ افک، تیمم کا حکم اور سیدہؓ کے بارے میں کچھ غلط روایات کو بیان کیا گیا ہے اور مصنف نے مختلف دلائل سے ان کا رد کیا ہے۔ اس طرح باقی ازواج مطہراتؓ کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں ماریہ قبطیہ کی سیرت کو بھی مختصراً بیان کیا ہے۔ اس کتاب "امت کی مائیں" کے مضامین میں اُمہات المؤمنینؓ کے نام و نسب سے لے کر دیگر واقعات اور اخلاق و فضائل پر بات کی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں کچھ نقشہ جات بھی دیئے گئے ہیں یعنی عقد نبوی سے پہلے اُمہاتؓ کے نکاح پھر نبی ﷺ کے نکاح میں آنے کے وقت عمر، سن نکاح، مدت رفاقت، سن وفات اور بوقت وفات عمر کا تذکرہ بھی نقشے کی صورت میں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد نقشہ، تعداد احادیث منقولہ از اُمہات المؤمنینؓ بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں کتابیات کی فہرست بھی دی گئی ہے جن سے مصنف نے استفادہ کیا ہے۔

کتب کا تجزیہ:

"ازواج مطہرات" بہت اچھی کتاب ہے اختصار اور جامعیت کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔ کسی خاص مسلک کی نمائندگی اس کتاب میں نہیں کی گئی اور نہ ہی کسی کی تحقیر کی گئی ہے۔ تمام ازواج مطہراتؓ کی سیرت کے بہترین خاکے سامنے آتے ہیں۔ ازواج النبی ﷺ بہت جامع انداز میں لکھی جانے والی کتاب ہے تمام ازواج و مطہراتؓ کی سیرت کو مختصر مگر جامعیت سے پیش کیا گیا ہے۔ ہر زوجہ مطہرہؓ کی سیرت طیبہ کو بڑے مربوط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تمام واقعات میں سادہ اسلوب زبان اور روانی کو پیش نظر رکھا گیا ہے نیز کتاب میں موجود تمام واقعات آسان فہم ہیں اس لیے اسے ہر شخص آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کی ازدواجی زندگی

بیان کرتے ہوئے مصنف لکھتے ہیں کہ "حضور ﷺ کو آپؓ سے محبت تھی وہ اس لیے نہ تھی کہ آپؓ حسین تھیں اگر حسن باعث محبت ہوتا تو وہ تو حضرت جویریہؓ ،حضرت صفیہؓ اور حضرت زینبؓ میں بھی تھا بلکہ اس لیے تھی کہ آپؓ نہایت ذہین فصیح اور بلیغ فقیہ تھیں علم و فضل میں تمام ازواج و مطہراتؓ سے بڑھ کر تھیں۔"[23] اسی طرح حضرت حفصہؓ کی نیک مزاجی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "آپؓ کی طبیعت نہایت نیک اور حلیم تھی نہ کسی سے لڑیں نہ جھگڑیں ہر ایک سے محبت اور الفت کا سلوک کیا۔ حضرت عائشہؓ کی خاص طور پر قدر دان تھیں اور آپس میں بہت محبت تھی۔ اسی طرح پوری کتاب میں ہی زبان کی عمدگی اور شائستگی کا خیال رکھا گیا ہے۔"[24]

یہ کتاب **"سیرت اُمہات المؤمنینؓ"** مختصر تعارف، حالات و واقعات پر مشتمل کتاب کو مصنف نے عام فہم زبان میں مرتب کر کے قارئین کے سامنے پیش کیا ہے۔ تاکہ ہر عام و خاص استفادہ کر سکے۔ کتاب کے شروع میں عنوانات کی فہرست بھی موجود ہے۔ کسی خاص واقعہ کو نقل نہیں کیا گیا مثلاً حضرت عائشہؓ کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو واقعہ افک اور جنگ جمل ان کی زندگی کے اہم ترین واقعات ہیں ان سے پہلو تہی کی گئی ہے یعنی صرف ابتدائی معلومات موجود ہیں۔ چند کتب کے حوالے بھی موجود ہیں۔ مثلاً طبقات ابن سعد، الاصابہ اور الاستیعاب وغیرہ۔

اس کتاب "ازواج محمد ﷺ یعنی مسلمانوں کی مائیں" کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب سیرت ازواج پر نہیں بلکہ سیرت رسول ﷺ کا بھی ایک جامع اور مختصر خاکہ ہے۔ تمام اعتراضات کا بھی کافی و شافی رد پیش کیا گیا ہے۔ اُمہات المؤمنینؓ کی معاشرت پر خاصی تفصیل سے بات کی گئی ہے تاکہ ہم مسلمان خواتین اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھال سکیں۔ تقابلی انداز میں مستشرقین کی باتوں کا رد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ خود انہی باتوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے ان کے معاشرے کی حالت حد سے بگڑ گئی ہے۔ گویا بہترین کتابوں میں سے ایک کتاب ہے۔ مصنف نے کتاب "ازواج مطہراتؓ (حیات و خدمات)" کو مرتب کرنے کے لئے جن کتب سے استفادہ کیا ہے آخر میں ان کی فہرست بھی موجود ہے جو کہ کتاب کے مستند ہونے کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ انتہائی سادہ اور عام فہم اسلوب اختیار کیا گیا ہے جس سے عام پڑھے لکھے افراد بھی بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ ایک اعلیٰ اور بہترین کتاب "ازواج مطہراتؓ" ہے۔ انتہائی اچھوتے اور اثر آفرین انداز میں لکھی گئی ہے مثلا حضرت خدیجہؓ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ " اب اس صنف نازک سے تعلق رکھنے والی ہر سلیم الفطرت خاتون فخر سے سربلند کر کے کہہ سکتی ہے کہ ہمارا تعلق اس طبقے سے ہے جس کی امام اور سرخیل سیدہ طاہرہ خدیجہؓ ہیں اور ہمیں اس امر پر ناز ہے کہ ہم ان کی روحانی بیٹیاں ہیں"[25] بہت مرتب اور منظم انداز میں تمام ازواج مطہراتؓ کے حالات پیدائش سے لے کر وفات تک نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ کسی ایک مسلک کی کوئی چھاپ نظر نہیں آتی بہت کھلے ذہن کے ساتھ اس کو مرتب کیا گیا ہے۔ بلاشبہ ایک قابل تحسین کوشش ہے۔ محض سیرت و حالات بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ واقعات کے بیان کرنے پر مؤلف کی پوری گرفت ہے۔ بڑے عالمانہ اور محققانہ انداز میں کتاب کو مرتب کیا گیا ہے۔ ہر اُمہات المؤمنینؓ کے تذکرے کو ایک الگ باب کے تحت بیان کیا ہے پھر اس میں عنوانات کے ساتھ تمام حالات بیان کئے گئے ہیں۔ یقیناً یہ کتاب "ازواج مطہراتؓ کے دلچسپ واقعات" ازواج مطہراتؓ کی سیرت کو نتیجہ خیزی کے انداز میں پیش کر کے ان کے نقش

---

[23]۔ سردار خان نشاط، حکیم، ازواج النبی ﷺ، ص ۴۹

[24]۔ ایضا، ص ۶۷

[25]۔ افروغ حسن، ازواج مطہراتؓ، ص ۹۱

قدم پر زندگی کو ڈھالنے کی ترغیب دینے کی ایک عمدہ کوشش ہے۔ مع حوالہ جات ہر بات کی گئی ہے۔ ان بلند مرتبت ہستیوں کی زندگی کے ہر پہلو کو ایک نیا عنوان دے کر بیان کیا گیا ہے جو کہ پڑھنے والوں کے لئے آسانی اور دلچسپی کا سبب بنتا ہے۔

اس مختصر اور جامع انداز میں لکھی گئی کتاب "فضائل اُمہات المؤمنینؓ کا تذکرہ عنبرین" کو مجموعی طور پر اگر دیکھا جائے تو یہ کتاب بہت سی معلومات کا خزانہ ہے ۔ قرآن مجید کی آیات اور احادیث مبارکہ کے ذریعے ہر بات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مستند کتب سیرت سے استفادہ کیا گیا ہے۔ فٹ نوٹ کے ساتھ ساتھ آخر میں مصادر و مراجع کی لسٹ بھی دی گئی ہے۔ زیر نظر کتاب "اُمہات المؤمنینؓ" بہت ہی شائستہ اور عام فہم نداز میں لکھی گئی ہے۔ تمام واقعات میں ربط و تسلسل ہے ۔ تحریر میں روانی اور اثر آفرینی پائی جاتی ہے۔ مصنف نے تمام واقعات کو مستند کتب کی رو سے بیان کیا ہے جیسا کہ صحاح ستہ، مسند احمد، مستدرک حاکم اور اس کے علاوہ اسد الغابہ، الاصابہ، معجم الکبیر، البدایہ والنہایہ وغیرہ۔ تمام حوالہ جات واقعات کے ساتھ ساتھ دیئے گئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ واقعات احادیث سے مستنبط کئے گئے ہیں۔ واقعات بیان کرتے وقت ایک سے زائد کتب کے حوالہ جات بھی ملتے ہیں جو چیز مصنف کی مکمل تحقیق کو ظاہر کرتی ہے۔ گویا کتاب بہت ہی معیاری، جامع اور مستند ہے۔

کتاب "اُمہات المؤمنینؓ" کے الفاظ سادہ اور عام فہم ہیں۔ تفصیل کے ساتھ تمام ازواج مطہراتؓ کے بارے میں معلومات جمع ہیں۔ لیکن حوالہ جات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صحاح ستہ اور مسند احمد کے حوالے کہیں کہیں موجود ہیں۔ بغیر کسی عنوان کے مسلسل تحریر لکھ دی ہے۔ اگر ہر پہلو کو الگ الگ عنوان کی صورت میں لکھا جاتا تو قارئین کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوتی اور دلچسپی کا سبب بنتا۔ کتاب "اُمت مسلمہ کی مائیں" مختصر مگر جامع انداز میں لکھی گئی ہے۔ عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے۔ کسی بات میں اگر زیادہ تفصیل کی ضرورت پڑی ہے تو اسے حاشیہ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب "اُمت کی مائیں" مصنف کا انداز بیاں آسان اور عام فہم ہے۔ مستند حوالوں کے مطابق تمام واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ فہرست بھی موجود ہے۔ عنوان بندی بھی کسی حد تک کی گئی ہے۔

ازواج مطہراتؓ کے تذکار سیرت پر منتخب کتب کا تقابل:

تاریخ اسلام کے اوراق گردانتے ہوئے ایسی بے شمار ہستیوں کا تذکرہ ملتا ہے جنہوں نے شمع اسلام کی سربلندی کے لئے بے شمار قربانیاں دیں تاہم اُمہات المؤمنینؓ ان سب عظیم خواتین میں سے عظیم تر ہیں کیونکہ ان کی حیات طیبہ سیرت کا مستقل موضوع ہیں۔ ان کی سیرت پر مشتمل کچھ مستقل کتب جن کا ذکر کیا گیا ہے ان کو تقابل کے حوالے سے دیکھا جائے تو بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔

- حکیم محمود احمد کی کتاب "اُمہات المؤمنینؓ" مکمل طور پر تحقیقی اور تجزیاتی اسلوب پر مرتب کی گئی ہے۔ تمام واقعات مستند کتب کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ کسی بھی واقعہ کو بیان کرنے کے لئے ایک سے زائد کتب کا حوالہ دیتے ہیں۔ جو کہ مصنف کے مکمل اور گہرے مطالعے کا ثبوت ہیں۔ قریشی اور غیر قریشی ازواج مطہراتؓ کو بھی الگ کر کے کتاب کے شروع میں لکھا ہے۔ پوری کتاب میں ایک ربط اور تسلسل پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مصنف کی تحریر میں شکوک و شبہات نہیں پائے جاتے جو بات لکھتے ہیں یقین واعتماد کے ساتھ لکھتے ہیں۔ کتاب کے پیش آہنگ میں لکھتے ہیں کہ "کتاب میں کچھ روایات ایسی ہیں جو روایتاً صحیح مگر درایتاً صحیح نہیں ہیں۔ ان کا زیادہ تر تعلق سیدہ عائشہؓ سے ہے کیونکہ ابو بکرؓ کی بیٹی ہونے کے ناطے کچھ لوگوں نے ان کے بارے میں غلط اور موضوع روایات کتابوں میں نقل کر دی ہیں۔ بعض روایات کے بارے میں ہم نے لکھ دیا ہے کہ یہ عقل سلیم کے خلاف ہیں۔ کیونکہ جب

قرآن حکیم نے پیغمبر کی بیویوں کو عام عورتوں کی طرح نہیں بنایا تو وہ عام عورتوں جیسے کام کیسے کر سکتی ہیں۔ان کی عادات و فضائل عام عورتوں کی طرح کیسے ہو سکتی ہیں۔"[26]

- علامہ رازق الخیری کی کتاب "ازواج محمد ﷺ یعنی مسلمانوں کی مائیں" کا شمار بھی بہترین کتب میں ہوتا ہے۔مصنف نے تقابلی انداز اپناتے ہوئے بہت اچھے اسلوب میں ان ہستیوں کو پیش نظر رکھ کر عورت کے صحیح مقام اور دائرہ کار کو واضح کیا ہے۔مستشرقین کے اعتراضات اور ان کے رد پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ خود انہی باتوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے خود ان کے اپنے معاشرے کی حالت زیادہ بگڑ گئی ہے۔
- حافظ افروغ حسن کی کتاب "ازواج مطہراتؓ" بھی بڑے عالمانہ اور محققانہ انداز میں مرتب کی ہے۔اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنف نے امہات المؤمنینؓ کے حالات بیان کرتے ہوئے ایسا انداز اپنایا ہے کہ اس دور کے دیگر تمام حالات بھی ساتھ ساتھ آگئے ہیں گویا تاریخ اور سیرت ساتھ آرہی ہے مثلاً حضرت خدیجہؓ کے حالات شروع سے ۱۰ نبوی تک کے تمام واقعات، حضرت عائشہؓ کے ذکر میں مدینہ کے تمام حالات اور بنات طاہرات کی شادیاں، حضرت حفصہؓ کے حالات میں بعد کے واقعات یعنی دور عثمانیہ میں تدوین قرآن وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ کسی بھی اُمہات المؤمنینؓ کی شادی کی کیا حکمت تھی اور پھر قبیلے پر اس کے اثرات اور مجموعی طور پر مسلمانوں کے لئے کیسے ثابت ہوئیں یہ شادیاں اس سب کو بڑے مدلل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ہر اُمہات المؤمنینؓ کے تذکرے کو ایک الگ باب اور پھر اس میں مزید عنوانات کے تحت سب حالات و واقعات بیان کئے گئے ہیں۔کتاب کی ترتیب بھی بہت عمدہ اور اچھا تاثر دینے والی ہے۔
- مولانا محمد عاشق الٰہی کی کتاب "اُمت مسلمہ کی مائیں" ہے۔اس مختصر کتاب میں مصنف نے بہت اچھے انداز میں عنوانات کی صورت میں تمام ازواج النبی ﷺ کے حالات و واقعات مستند کتب کی روشنی میں بیان کئے ہیں۔حوالہ جات فٹ نوٹ میں دیئے گئے ہیں۔گویا مختصر اور جامع کتب میں اس کا شمار ہوتا ہے۔
- علی اصغر چوہدری کی کتاب "اُمت کی مائیں" آسان اور عام فہم ہے۔مستند حوالوں کے ساتھ تمام واقعات بیان کیے گئے ہیں۔اگرچہ مکمل حوالہ تو کہیں نہیں دیا لیکن فٹ نوٹ میں کتاب کا نام، جلد نمبر اور صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے کتاب کے آخر میں نقشہ جات کی صورت میں تمام اُمہات المؤمنینؓ کے عقد نبوی ﷺ میں آنے سے پہلے نکاح، عقد نبوی ﷺ میں آنے کے وقت عمر، مدت رفاقت، سن وفات اور بوقت وفات عمر، امہات المؤمنینؓ کی وفات باترتیب اور ان سے منقولہ احادیث کی تعداد سب نقشے کی صورت میں بیان کیا ہے۔اس کا فائدہ یہ ہے کہ قاری کم وقت میں اہم معلومات ذہن نشین کر سکتا ہے۔
- "ازاوج النبی ﷺ" یہ کتاب بہت مختصر اور جامع انداز میں لکھی گئی ہے۔انداز بیاں بھی عمدہ ہے۔مگر سیرۃ ابن ہشام اور اسد الغابہ کے علاوہ کسی کتاب کا حوالہ نہیں ملتا اور نہ ہی آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست دی گئی ہے۔اس لئے یہ کتاب اپنی تمام تر جامعیت اور زبان کی عمدگی و سادگی کے باوجود تحقیق کے معیاری اصولوں پر پوری نہیں اترتی۔
- محترمہ فرزانہ احسن کی کتاب "ازواج مطہراتؓ" میں جامعیت کے ساتھ تمام ازواج مطہراتؓ کی سیرت کے خاکے ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔

---

[26] ۔ محمود احمد ظفر ،اُمہات المؤمنینؓ، ص۲٦

- مولانا محمد اسحاق بھٹی کی کتاب "سیرت امہات المئو منینؓ" کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو تحقیقی معیار پر پوری نہیں اترتی۔ پیرا گراف کی صورت میں لکھا ہے۔ حوالہ جات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جن چند کتب کے حوالے دیئے ہیں وہ بھی نامکمل ہیں۔اس کے علاوہ اُمہات المؤمنینؓ کے بارے میں جو خاص واقعات ہیں ان کو بیان نہیں کیا۔[27] گویا اُمہات المؤمنینؓ کے حوالے سے نامکمل کتاب ہے۔
- پروفیسر خالد پرویز کی کتاب "اُمہات المؤمنینؓ" میں پیرا گراف کی صورت میں محض واقعات بندی کی گئی ہے مقدمہ یا عرض مؤلف جیسی کوئی چیز ذکر نہیں کی گئی۔ مصنف کے انداز بیاں کو مزید اچھوتا اور متاثر کن کرنے کی ضرورت ہے۔
- ڈاکٹر حافظ حقانی قادری کی کتاب "ازواج مطہرات حیات خدمات" اس میں سادہ اور عام فہم اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ جس سے ہر فرد بھرپور استفادہ کر سکتا ہے۔ کتاب کا مقدمہ بہت اچھا ہے۔ مصنف نے دلائل کے ساتھ معترضین کا رد پیش کیا ہے۔ لیکن اُمہات المؤمنینؓ کے فضائل و مناقب پر بات کرتے ہوئے کسی بھی کتاب کا حوالہ موجود نہیں ہے البتہ کہیں کہیں قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے۔ اگرچہ کوئی واقعہ خلاف حقیت نہیں بیان کیا مگر حوالہ جات کے ساتھ بات کرتے تو کتاب زیادہ مستند ہو جاتی۔
- محمد خرم یوسف کی کتاب "ازواج مطہراتؓ کے دلچسپ قصے" میں ازواج مطہراتؓ کی سیرت کو نتیجہ خیزی کے انداز میں پیش کر کے ان کے نقش قدم پر زندگی کو ڈھالنے کی ترغیب دلانے کی عمدہ کاوش ہے۔ مگر انداز بیاں ایک کاتب جیسا ہے یعنی واقعات کو دیکھ کر لکھ دیا ہے اپنی رائے کہیں نہیں دی۔ حوالہ بھی پیرا گراف کے آخر میں دیا گیا ہے البتہ جہاں ضرورت کے تحت حاشیہ بندی کی گئی ہے۔

خلاصہ کلام:

اُمہات المؤمنینؓ میں مختلف طبقات، قبائل، ماحول اور مختلف طبیعتوں اور عمروں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا نتیجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُمہات المؤمنینؓ کے ذریعے سے اُمت کے مختلف طبقات کو زندگی کی تاریک راہوں میں علم و عمل کی روشنی دکھائی ہے۔ بہر حال ان کتب کے مطالعے سے بہت سے مثالی نمونے ہمارے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتے ہیں۔ مثلاً حضرت خدیجہؓ کی زندگی کو دیکھیں تو ایک طرف سرمایہ دار خواتین کے لیے نمونہ ہیں دوسری طرف شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کی بہترین مثال ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حیات طیبہ جہاں علم و فضل کی طالبات کے لیے مینارہ نور ہیں وہیں ایک کامیاب ازدواجی زندگی کے سفر کے لیے بھی مشعل راہ ہے۔ رئیس زادیوں کے لیے حضرت صفیہؓ کا نمونہ موجود ہے الغرض تمام ازواج مطہراتؓ گلشن رسالت ﷺ کا ایک خوبصورت پھول ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی زندگی اُمت کی ماؤں، بہنوں کے لیے نمونہ ہے اور یقیناً اس روئے زمین پر ان سے بہتر کوئی نمونہ نہیں۔ اگر موجودہ دور کو پیش نظر رکھیں تو اُمت ہر لحاظ سے بے راہ روی کا شکار ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے ماضی کی تابناک روایات کو فراموش کر چکے ہیں اور دوسری اقوام کی اندھا دھند تقلید کو اپنی زندگی کا شعار بنا چکی ہیں۔ تاہم اب بھی ہمارے پاس بہترین تقلید کے نمونے موجود ہیں جس کا

[27]۔ مثلاً حضرت عائشہؓ کے حوالے سے واقعہ افک ایک اہم واقعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس ضمن میں جو احکام قرآن مجید میں نازل ہوئے ان میں عموم پایا جاتا ہے۔ وہ واقعہ اور وہ احکام جاننا ہم سب کے لئے ضروری ہے لیکن مصنف نے اس سے بے اعتنائی برتی ہے۔ اسی طرح جنگ جمل کا واقعہ بھی آپؓ کی سیاسی بصیرت اور حکمت کا اہم واقعہ ہے اسے بھی مصنف نے بیان نہیں کیا۔

ثبوت یہ تمام کتب ہیں۔ آج نوجوان نسل میں اخلاق باختہ لٹریچر کا رجحان بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے اہم اخلاقی اقدار کھو چکی ہیں ہم سب پر فرض ہے کہ ہدایت الٰہیہ کا وسیلہ ڈھونڈنے کے لئے ان پاکیزہ ہستیوں کی سیرت و کردار کو مشعل راہ بنا کر اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھالیں جس پر زمین وآسماں رہتی دنیا تک فخر کرتے رہیں۔

نتائج تحقیق:

گزشتہ صفحات پر اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت کے حوالے سے لکھی گئی کتب کا تعارف اور تقابل پیش کیا گیا ہے۔ یہ تمام کتب پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ ہر سیرت نگار نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت و کردار کو ہر پہلو سے اجاگر کر سکیں مگر حقیقت تو یہ ہے کہ کسی بھی ہستی کو الفاظ میں بیان کرنے والا اپنی علمی و قلمی صلاحیتوں کا اظہار تو کر سکتا ہے لیکن شخصیت کا مکمل پر تاؤ سامنے لانے سے قاصر رہتا ہے۔ کچھ مصنفین نے کتاب مختصر مگر جامع انداز میں لکھی ہے کچھ نے سیرت کے چند پہلوؤں کو اپنا موضوع بحث بنایا ہے۔ کچھ صرف ابتدائی حالات پر مشتمل ہیں، کچھ نے مستند حوالوں کے ساتھ لکھا ہے اور تحقیقی معیار کو مد نظر رکھا ہے۔ کچھ نے اصل مآخذ کے ساتھ ثانوی ماخذ کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ ان کتب میں سے کچھ ایسی ہیں جن کو مستند اور جامع کتاب کہا جا سکتا ہے ۔ اپنے اسلوب اور انداز بیاں کی وجہ سے سب سے الگ حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے بعد حکیم محمود احمد کی کتاب "اُمہات المؤمنینؓ" بھی مکمل طور پر تحقیقی اور تجزیاتی اسلوب پر مرتب کی گئی ہے۔ پوری کتاب میں ربط اور تسلسل پایا جاتا ہے ایک بات کو بیان کرنے کے لئے ایک سے زائد کتب کا حوالہ دیتے ہیں جو کہ مصنف کے مکمل اور گہرے مطالعے کا ثبوت ہے۔ اس کے بعد علامہ رازق الخیری کی کتاب "ازواج محمد ﷺ یعنی مسلمانوں کی مائیں" کا شمار بھی بہترین کتب میں ہوتا ہے مصنف نے تقابلی انداز اپناتے ہوئے بہت اچھے انداز میں ان ہستیوں کو پیش نظر رکھ کر عورت کے صحیح مقام اور دائرہ کار کو واضح کیا ہے۔

سفارشات:

امہات المؤمنینؓ وہ پاکیزہ ہستیاں ہیں جن سے صرف مسلم خواتین نہیں بلکہ تمام عالم کی خواتین ان سے نور بصیرت حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو صراط مستقیم پر چلا سکتی ہیں تو اس مقصد کے لئے چند تجاویز پیش نظر ہیں:

- اس کے لیے ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لا کر تمام اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت مطہرہ کو آسان نداز میں بیان کیا جائے جسے پڑھ کر قارئین مطمئن ہو سکیں۔
- رسائل کے خاص نمبر نکالے جائیں جن میں ان ہستیوں کی سیرت مطہرہ کے بارے میں مستند حوالوں کے ساتھ آسان اور عام فہم مضامین لکھے جائیں۔
- سکولز اور کالجز کے نصاب میں اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت کے بارے میں کچھ حصہ لازماً شامل کیا جائے۔
- ازواج مطہرات سے متعلقہ عربی کتب کے تراجم کرنے کی طرف توجہ کی جائے تاکہ ایک عام قاری بھی ان کتب سے استفادہ کر سکے۔ نیز پرانی کتب کے نئے ایڈیشن جاری کئے جائیں اور ان میں حوالہ جات اور مصادر و مراجع کی طرف توجہ کی جائے۔
- ازواج مطہرات کی سیرت کے حوالے سے اخبارات میں زیادہ سے زیادہ مضامین شائع کئے جائیں۔ مزید یہ کہ امہات المؤمنینؓ کی سیرت سے متعلقہ جتنی کتب لکھی جا چکی ہیں ان کا اشاریہ ترتیب دیا جائے۔

- تمام تعلیمی اداروں میں ان نفوس قدسیہ کے متعلق سیمینارز قائم کئے جائیں۔آج کل ٹی وی چینلز کی بھرمار ہے،انٹرنیٹ،ویب سائیٹ اور موبائلز یہ سب وہ ذرائع ہیں جو آج کی نسل کے لیے تربیت کے پہلو سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ان سب کو استعمال کرتے ہوئے عوام الناس تک اچھی اور مفید معلومات پہنچائی جائیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)